

21 اگست 2009

فوری ریلیز کے لیے

صدر کا بیان
رمضان المبارک کا پیغام

میں امریکی عوام ، بشمول امریکہ کی پچاس ریاستوں کی مسلمان کمیونٹیز ، امریکہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو رمضان المبارک کی مبارک باد دینا چاہتا ہوں ۔

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہوا تھا ، جس کا آغاز ایک سادہ لفظ اقراء سے ہوا ۔ اس لئے یہ وہ مہینہ ہے جب مسلمان اپنے عقیدے کی تعلیمات اور ہدایات اور ان فرائض کی طرف رجوع کرتے ہیں جو انسانوں پر ایک دوسرے کے لئے اور خدا کے حوالے سے عائد ہیں ۔

مختلف عقائد کے ان بہت سے لوگوں کی طرح ، جنہیں ہماری کمیونٹیز اور خاندانوں کے توسط سے رمضان کے بارے میں آگاہی ہوئی ہے ، میں جانتا ہوں کہ یہ ایک پر مسرت موقع ہوتا ہے ، ایک ایسا وقت کہ جب خاندان اکٹھے ہوتے ہیں اور مل جل کر کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ رمضان انتہائی ریاضت اور تزکیہ نفس کا وقت ہے ۔ جب مسلمان دن کے وقت روزے رکھتے ہیں اور اس رات کو نماز تراویح ادا کرتے ہیں جس میں پورے مہینے میں قرآن پاک کی تلاوت کر کے اور اسے سن کر مکمل کرتے ہیں۔

یہ رسوم ہمیں ان اصولوں کی ، جو ہمارے درمیان مشترک ہیں ، اور انصاف ، ترقی ، رواداری اور تمام انسانوں کی تکریم کے فروغ میں اسلام کے کردار کی یاد دہانی کراتی ہیں ۔

مثال کے طور پر روزے کا تصور ، میرے اپنے مسیحی عقیدے سمیت ، بہت سے عقائد میں مشترک ہے اور یہ لوگوں کو خدا اور ہمارے درمیان موجود ان لوگوں کے قریب تر لانے کا ایک طریقہ ہے جو اپنے اگلے وقت کے کھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے دوسروں کی مدد کا عمل ہمیں ہر جگہ لوگوں کے لیے مواقع اور خوشحالی بڑھانے کی اپنی ذمہ داری کی یاد دلاتا ہے ۔ ہم سب کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم جو دنیا تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور ہم جو تبدیلی لانا چاہتے ہیں اس کا آغاز ہمارے اپنے دلوں اور ہماری اپنی کمیونٹیز سے ہونا چاہیے ۔

اس موسم گرما میں ، امریکہ بھر کے لوگوں نے بچوں کو پڑھاتے ، بیماروں کی دیکھ بھال کرتے اور مشکلات میں گھرے لوگوں کی مدد کرتے ہوئے اپنی کمیونٹیز کی خدمت کی ہے ۔ عقائد کی بنیاد پر قائم تنظیمیں ، جن میں بہت سی اسلامی تنظیمیں شامل ہیں ، اس موسم گرما کے دوران فلاحی سرگرمیوں میں پیش پیش رہی ہیں ۔ اور مشکلات کے موجودہ دور میں ذمہ داری کے اس جذبے کو ہمیں آئندہ مہینوں اور برسوں میں برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔

ہم امریکہ کی سرحدوں سے پار بھی ایک مزید پر امن اور محفوظ دنیا کی تعمیر کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری سے آگاہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم عراق میں جنگ کو ذمہ دارانہ طریقے سے ختم کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم متشدد انتہا پسندوں کو الگ تھلگ کر رہے ہیں، جبکہ افغانستان اور پاکستان جیسے علاقوں میں ہم لوگوں کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس دو مملکتی حل کی بھرپور اور فعال طریقے سے حمایت کر رہے ہیں جو اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے امن اور حفاظت سے رہنے کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ امریکہ تمام لوگوں کے لیے اپنے خیالات کے اظہار، اپنے مذہب پر عمل، معاشرے میں بھرپور کردار ادا کرنے اور قانون کی حکمرانی پر اعتماد رکھنے کے عالمگیر حقوق کا ہمیشہ ساتھ دے گا۔

یہ تمام کوششیں مسلمانوں اور مسلم اکثریتی ملکوں کے ساتھ باہمی دلچسپی اور باہمی احترام کی بنیاد پر تعلقات قائم کرنے کے امریکی عہد کا ایک حصہ ہیں۔ اور تجدید عہد کے اس موقع پر، میں امریکہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے درمیان ایک نئی شروعات کے اپنے وعدے کو دہرانا چاہتا ہوں۔

اور جیسا کہ میں نے قاہرہ میں کہا تھا، کہ اس نئی شروعات کی ابتدا ایک دوسرے کی بات سننے، ایک دوسرے سے سیکھنے، ایک دوسرے کے احترام اور مشترکہ جواز ڈھونڈنے کی ایک مسلسل کوشش سے ہونی چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ اس کا ایک اہم حصہ ایک دوسرے کی بات توجہ سے سننا ہے اور گزشتہ دو ماہ میں دنیا بھر میں امریکی سفارت خانوں نے مسلم اکثریتی ملکوں کی صرف حکومتوں سے ہی نہیں بلکہ لوگوں سے بھی براہ راست رابطے کئے ہیں۔ اور دنیا بھر سے ہمیں اس بارے میں کہ امریکہ کس طرح لوگوں کی خواہشات کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک ساتھی بن سکتا ہے، بڑے پیمانے پر فیڈ بیک ملی ہے۔

ہم نے لوگوں کو توجہ سے سنا ہے۔ اور آپ کی طرح ہم ایسے ٹھوس اقدامات کی کوششوں پر مرکوز ہیں جو سیاسی اور سلامتی دونوں امور کے لحاظ سے، جن پر میں گفتگو کر چکا ہوں، وقت کے ساتھ ساتھ حالات میں نمایاں بہتری لائیں گی۔ اور جو ان شعبوں میں جن کے بارے میں آپ نے ہمیں بتایا ہے، لوگوں کی زندگیوں میں انتہائی واضح تبدیلی لائیں گی۔

یہ صلاح مشورے ان شراکت داریوں پر عمل درآمد میں ہماری مدد کر رہے ہیں جن کے لیے میں نے قاہرہ میں بات کی تھی۔۔۔ یعنی تعلیمی تبادلے کے پروگراموں کی توسیع، کاروباری مواقع کا فروغ اور روزگار پیدا کرنا؛ اور خواندگی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے فروغ میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ سائنس اور ٹکنالوجی میں تعاون بڑھانا۔ ہم او آئی سی اور او آئی سی کے رکن ملکوں کے ساتھ مل کر پولیو کے خاتمے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں، جبکہ ہم بین الاقوامی برادری کے ساتھ صحت کے حوالے سے مشترکہ چیلنجوں، مثلاً ایچ ون این ون کے مقابلے کے لئے قریبی طور پر کام کر رہے ہیں جس کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ یہ ان بہت سے مسلمانوں کے لیے خاص طور پر باعث تشویش ہے جو حج کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

ان تمام کوششوں کا مقصد امن اور سلامتی سے رہنے، تعلیم حاصل کرنے اور وقار کے ساتھ کام کرنے؛ اپنے خاندانوں، اپنی کمیونٹیز اور اپنے عقیدے سے محبت کرنے کی ہماری مشترکہ امنگوں کی تکمیل کے لئے آگے بڑھنا ہے۔ اس میں وقت لگے گا اور ان تھک کوششوں کی ضرورت ہو گی۔ ہم چیزوں کو راتوں رات تبدیل نہیں کر سکتے، لیکن ہم اس منزل کی جانب، جو ہم اپنے لیے، اور اپنے

بچوں کے لیے چاہتے ہیں، ایک نئی سمت متعین کرتے ہوئے، دیانت داری کے ساتھ ان کاموں کی انجام دہی کا عہد کر سکتے ہیں جنہیں لازمی طور پر کیا جانا چاہیے۔

میں اس انتہائی اہم مکالمے کو جاری رکھنے اور اسے عملی شکل دینے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اور ایسے میں کہ جب آپ رمضان کے آغاز کا خیر مقدم کر رہے ہیں، میں امریکہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ایک مبارک مہینے کی دعا کرتا ہوں۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔